ہفت وار رسالہ: 427
WEEKLY BOOKLET:427

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" سے ایک قسط
بنام

# اچھی گفتگو کیجئے

(صفحات: 17)



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# اچھی گفتگو کیجئے (قسط:1) (1)

**دعائے عطّار:** یاربِّ المُصطفٰی! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "اچھی گفتگو کیجئے (قسط:1)" پڑھ یا سُن لے اُسے سنّت کے مطابق بات چیت کرنا آجائے اور اُس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفِرت ہو۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔" (ترمذی، 2/27، حدیث:484)

اے عاشقانِ رسول! بے شک آدمی کو بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے مگر یہ یاد رہے کہ غیر ضروری جائز گفتگو سے بھی خاموشی بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## بات چیت میں آواز بلند کرنے کی مذمّت

اللہ پاک پارہ 21 سُورَۃُ لُقْمٰن آیت 19 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾

آسان ترجَمۂ قرآن کَنزُالعِرفان: اور اپنی آواز کچھ پَست رکھ، بے شک سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

## نرم آواز سے بات کرنا سنّت ہے

حضرتِ علّامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس مُبارَک آیت کی

(1)... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" صفحہ 13 تا 27 سے لیا گیا ہے۔


www.dawateislami.net

تفسیر میں لکھتے ہیں: شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے، گدھے کی آواز باوُجود بلند ہونے کے مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) اور وَحشت انگیز (یعنی نفرت دلانے والی) ہے۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نرم آواز سے کلام (یعنی بات چیت) کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:19، ص762)

## مُشرِکینِ عَرَب اُونچا بولنے کو فخر سمجھتے تھے

حضرتِ علّامہ اسماعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جب لوگ آپس میں گفتگو کریں تو ان میں سب سے زیادہ بُری اور وَحشت ناک (یعنی نفرت دلانے والی) آواز اُس کی ہے جو گدھے کی طرح اُونچی آواز سے بولتا ہے۔ مُشرِکینِ عَرَب اُونچا بولنے کو فخر سمجھتے تھے، اس آیت میں ان کے اس فخریہ طریقے کا رَد فرمایا گیا۔ (تفسیر روح البیان، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:19، 7/87 ملخصًا)

## گدھا کیوں بولتا ہے؟

گدھے کی آواز کا تذکِرہ ہو رہا ہے تو اس بارے میں ایک معلوماتی روایت پیش کی جاتی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جب تم مُرغ کی اذان سنو تو اللہ پاک سے فضل کی دعا کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کا رَینکنا (یعنی بولنا) سنو تو شیطان سے اللہ پاک کی پناہ مانگو کیوں کہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔“ (بخاری، 2/405، حدیث:3303) مثلاً یوں کہئے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ (تیسیر شرح جامع صغیر، 1/107)

## زور سے چھینکنا بھی مکروہ ہے

حضرتِ علّامہ اسماعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ اوپر بیان کی ہوئی آیتِ مُبارَکہ کے تعلُّق سے



www.dawateislami.net

مزید لکھتے ہیں: اس سے چھینک کا مسئلہ (مَسْ۔اَ۔لہ) بھی واضح (یعنی ظاہر) ہو گیا کہ زور سے چھینکنا مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) ہے، اسی لئے حکم ہے کہ جتنا ممکن ہو آہستہ آواز سے چھینکنے کی کوشش کرے۔ (تفسیر روح البیان، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:19، 7/88 ملخصاً) فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”زور سے چھینکنا شیطان کی طرف سے ہے۔“ (عمل الیوم واللیلۃ، ص119، حدیث:265) سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ (شعب الایمان، 7/32، حدیث:9356) حضرتِ علّامہ عَبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ مسجد میں زور سے چھینکنا زیادہ مکروہ (یعنی سخت ناپسندیدہ) ہے اور مسجد کے علاوہ کم۔ (فیض القدیر، 5/311، تحت الحدیث:7156)

## ملنے والے کی طرف چہرہ رکھئے

پارہ 21 سُورَۃُ لُقْمٰن آیت 18 میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ﴾ آسان ترجَمۂ قرآن کَنزُالعِرفان: ”اور لوگوں سے بات کرتے وَقْت اپنا رُخسار ٹیڑھا نہ کر۔“ حضرتِ علّامہ سیِّد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس مبارک آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: جب آدمی بات کریں تو انہیں (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں ان کو) حَقیر جان کر ان کی طرف سے رُخ پھیرنا، جیسا مُتَکَبِّرِین (یعنی مَغْرُوروں) کا طریقہ ہے، اختیار نہ کرنا، غَنی و فَقیر (یعنی امیر و غریب) سب کے ساتھ بَتَواضُع (یعنی عاجزی سے) پیش آنا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:18، ص761)

حضرتِ علّامہ اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ روحُ البیان میں لکھتے ہیں کہ سلام و کلام اور ملاقات کے وقت بطورِ تَواضُع (یعنی عاجزی کے طور پر) اپنا پورا چہرہ لوگوں کے سامنے لائیے، ان سے چہرہ نہ ہٹائیے اور نہ اس کا کچھ حصّہ چُھپائیے، مُتَکَبِّرِین کی عادت ہوتی ہے کہ لوگوں



www.dawateislami.net

کو ایسے ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور فُقَرا و مَساکین کو غصّے سے دیکھتے ہیں، بلکہ تمہارے ہاں امیر و غریب دونوں اچّھے سُلُوک کے مُعاملے میں برابر ہوں۔

(تفسیر روح البیان، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:18، 7/84)

## گفتگو سمجھ میں آئے ایسا انداز ہونا چاہئے

بازاری انداز میں چِلّا چِلّا کر باتیں کرنے سے بچنا چاہئے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی بھی اِس طرح باتیں نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گفتگو شریف میں آواز نہ زیادہ بلند ہوتی، نہ اتنی دِھیمی کہ سامنے والے کو سُننے میں دشواری پیش آئے۔

## سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک گفتگو آسان ہوتی

اُمُّ المؤمنین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صاف صاف گفتگو فرماتے، ہر سننے والا اُسے سمجھ لیتا تھا۔ (ابوداؤد، 4/343، حدیث:4839)

## سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بات تین بار دہراتے

خادِمُ النّبی، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہُ عنہ سے رِوایَت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دُہراتے تاکہ اسے سمجھ لیا جائے۔

(بخاری، 1/52، حدیث:95)

شَرحِ حدیث: ”مِرآت شریف“ میں ہے: یعنی مَسائل بیان کرتے وقت ایک ایک مسئلہ تین تین بار فرماتے تاکہ لوگوں کے ذہن میں اُتر جائے، (یہاں) ہر کلام (تین بار دُہرانا) مُراد نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/194)

## گفتگوئے مصطفٰے

صِراطُ الْجِنان جلد7 صفحہ 502 پر ہے: سیرت کی کتابوں میں مذکور (یعنی بیان کیا گیا) ہے



www.dawateislami.net

کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہت تیزی کے ساتھ جلدی جلدی گُفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھَہر ٹھَہر کر کلام (یعنی بات چیت) فرماتے تھے اور آپ کا کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سننے والے اس کو سمجھ کر یاد کر لیتے تھے اور اگر کوئی اہم بات ہوتی تو اس جملے کو کبھی کبھی تین تین مرتبہ فرما دیتے تاکہ سننے والے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو "جامِع کلمات" کا مُعْجِزہ عطا کیا گیا تھا کہ مُخْتَصَر سے جملے میں لمبی چوڑی بات کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔

## مُشکل زَبان بولنے والا وزیر (چُٹکلا)

بولنے میں الفاظ سادہ اور صاف صاف ہونے چاہئیں، مشکل الفاظ استعمال کرنے میں ہو سکتا ہے کہ اگلے پر آپ کی "زَبان دانی" کی دھاک تو بیٹھ جائے مگر آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں وہ اُس کی سمجھ میں نہ آئے۔ میری اِس بات کو اِس "فَرضی چُٹکلے" سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: ایک بار وزیرِ زَراعت و آب پاشی (یعنی MINISTER FOR IRRIGATION) ایک گاؤں کے دورے (یعنی VISIT) پر تھے، کسانوں کا ایک وَفْد (یعنی DELEGATION) ملنے آیا، ان لوگوں نے وزیر سے اجازت لینے کے لئے ایک کسان کو اندر بھیجا، وزیر صاحِب نے سر اُٹھا کر دیکھا اور پوچھا: "تمہاری کِشْتِ زار پر اِمْسال تَقاطُرِ اَمطار ہُوا یا نہیں؟" اَن پڑھ کسان (FARMER) نے جب یہ جُملہ سنا تو فوراً باہَر نکل آیا اور ساتھیوں سے کہنے لگا: "وزیر صاحِب تلاوت فرما رہے ہیں۔"

اے عاشقانِ رسول! وزیر صاحب اگر مُشکِل زَبان نہ بولتے تو کِسان پریشان نہ ہوتا،



www.dawateislami.net

حالانکہ وہ تلاوت نہیں تھی، بات ذرا بنا سجا کر پیش کی گئی تھی، وزیر کے جُملے کا معنیٰ ہے: ”تمہارے کھیت پر اس سال بارِش ہوئی یا نہیں؟“ لہٰذا جب بھی کسی سے بات چیت کریں یا تقریر و بیان فرمائیں یا مَضمون و کتاب وغیرہ لکھنے کی ترکیب کریں تو سُننے پڑھنے والوں کی سمجھ میں آسکیں ایسے الفاظ استعمال کرنے کی کوشش فرمائیں۔

## سب سے زیادہ جہنّم میں لے جانے والی دو چیزیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زَبان کو قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے، بے شمار لوگ ایسے بھی ہوں گے جو صرف زَبان کی وجہ سے جہنّم میں داخل ہوں گے، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل لوگوں کو کثرت سے جنّت میں داخِل کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تقویٰ اور اچّھا اَخلاق ہے۔ اور پوچھا گیا: کیا چیز لوگوں کو کثرت سے جہنّم میں داخِل کرے گی؟ فرمایا: ”دو چیزیں: منہ اور شرم گاہ۔“ (ابنِ ماجہ، 4/489، حدیث:4246)

## وہ جنّتی ہے، کون؟

حضرت ابو ہُرَیرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”اللہ پاک نے جس کو جبڑوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (یعنی منہ اور شرم گاہ) کی برائی سے بچالیا وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔“ (ترمذی، 4/184، حدیث:2417)

## جنّت کی ضَمانت

جو اپنے ”منہ اور شرم گاہ“ کی حفاظت کرے یعنی اُن کا خلافِ شریعت استعمال نہ کرے وہ جنّتی ہے۔ چنانچہ صحابیِ رسول، حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رضی اللہُ عنہ کا کہنا ہے،



www.dawateislami.net

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو مجھے اپنے جبڑوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (یعنی منہ اور شرم گاہ) کی ضَمانَت (GUARANTEE) دے میں اُسے جنّت کی ضمانت (یعنی گارنٹی) دیتا ہوں۔“ (بخاری، 4/240، حدیث:6474) یعنی منہ اور شرم گاہ کو شریعت کی مَنْع کی ہوئی چیزوں سے بچانے پر جنّت کا وعدہ ہے۔

## 80٪ گناہ زبان سے ہوتے ہیں

دو جبڑوں کے درمیان کی چیز زَبان اور تالو وغیرہ ہے اور دو پاؤں کے بیچ کی چیز شرم گاہ ہے یعنی اپنی زَبان کو جھوٹ غیبت ناجائز باتیں کرنے سے بچائے، اپنے منہ کو حرام غذا سے محفوظ رکھے، اپنی شرم گاہ کو بدکاری کے قریب نہ جانے دے۔ ظاہر بات ہے کہ ایسا مسلمان مُتّقی (یعنی پرہیز گار) ہو گا۔ خیال رہے کہ تقریباً اسّی (80) فیصد (یعنی زیادہ تر) گناہ زَبان سے ہوتے ہیں۔ جو اپنی زَبان کی حفاظت کرے تو وہ چوری ڈکیتی قتل بھی نہیں کرتا، انسان جُرم جب ہی کرتا ہے جب وہ جھوٹ بولنے پر آمادہ (یعنی تیّار) ہو جائے کہ اگر پکڑا گیا تو میں انکار کر دوں گا۔ جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ خیال رہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی یہ ضَمانَت (یعنی گارنٹی) تا قیامت انسانوں کے لیے ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ضَمانت خدا کی ضمانت (یعنی گارنٹی) ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/447 بِتغیّرٍ)

## زبان سے تمام اَعْضا کی اِلْتِجا

صحابیِ نبی حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعِید خُدری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اَعْضا (یعنی بدن کے حصّے) جُھک کر زَبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ پاک سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے مُتَعَلِّق ہیں،



www.dawateislami.net

اگر تو سیدھی رہے گی، ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی، 4/183، حدیث:2415)

## اِجتماعی اِعتِکاف اِصلاح کا ذریعہ بن گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے زَبان کا صحیح استعمال کیا تو اس کا جو کچھ فائدہ ہو گا وہ جسم کے سارے اَعْضا (PARTS) پائیں گے اور اگر یہ سیدھی نہ چلی، کسی کو گالی وغیرہ دے دی تو زَبان کو کوئی تکلیف ہو یا نہ ہو پٹائی بدن کے دیگر اعضا (یعنی حصّوں) کی ہو گی۔ زَبان کی احتیاط کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، اللہ کریم توفیق دے تو ماہِ رَمضانُ المبارَک میں دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کی سعادت حاصِل کیجئے، سُبْحٰنَ اللہ! اعتکاف کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! آیئے! ایک "مَدَنی بہار" آپ کے گوش گُزار کروں۔ ضلع منڈی بہاؤ الدّین (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کی بیان کردہ تفصیلات کے مطابق وہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے مَعاذَ اللہ نَشا کیا کرتے تھے، شراب اور چَرَس کی ایسی لَت لگ چکی تھی کہ نَشا آور چیزیں خریدنے کے لئے چوری اور ڈکیتی بھی شروع کر دی تھی جس کی وجہ سے ان کے گھر، بلکہ علاقے والے بھی پریشان تھے۔ ان کا سُدھرنے کی منزِل کی طرف سَفَر اس طرح شُروع ہوا کہ انہیں رمضان کے برکت والے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتِ اعتکاف کی سعادت حاصل ہو گئی، اعتکاف میں اچھی صُحْبت بھی ملی اور کتاب "فیضانِ سنّت" کا مطالعہ بھی کرتے رہے۔ کچھ عرصے بعد انہیں "منڈی بہاؤ الدّین" میں قائم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز "فیضانِ مدینہ" میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کا موقع ملا جہاں اسلامی حُلیے میں موجود عاشِقانِ رسول کی کثیر تعداد دیکھ کر دل کی حالت



www.dawateislami.net

بدلنے لگی۔ ایک ہفتے بعد مُقرّرہ وقت پر یہ پھر ہفتہ وار اجتماع میں پہنچ گئے اور بیان سننے لگے، بیان میں کچھ ایسا اَثر تھا کہ ان کے دل کی دنیا زیر وزَبر ہو گئی اور یہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے ہی گھر لوٹے۔ وہ نہ صرف پانچ وقت کی فرض نمازوں کی پابندی کرنے لگے بلکہ ان کے چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی بھی سج گئی اور ان کا لباس بھی سنّتوں کے سانچے میں ڈھل گیا۔ الحمدُ للہِ الکریم! انہیں دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کر کے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کا موقع بھی ملا۔

اِن شاءَ اللہ بھائی سُدھر جاؤ گے، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
مرضِ عِصیاں سے چُھٹکارا تم پاؤ گے، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص644)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## آرپار نظر آنے والے اونچے اونچے جنّتی مکانات

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، حُضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جنّت میں ایسے بالا خانے (یعنی اونچے اونچے مکانات) ہیں جن کے باہَری حصّے اندر سے اور اندر کے حصّے باہَر سے نظر آتے ہیں۔ ایک اَعرابی (یعنی گاؤں کے رہنے والے صاحب) نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کس کے لئے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔“

(ترمذی، 3/396، حدیث: 1991)

## اچھی بات صَدَقہ ہے

اچھی بات کرنا چُپ رہنے سے اَفضَل ہے اور چُپ رہنا فُضُول بات کہنے سے افضل



www.dawateislami.net

جبکہ بُری بات کہنا تو بُرا ہی بُرا ہے اور اچھی بات صَدَقہ ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں، حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”اچھی بات صَدَقہ ہے۔“

(بخاری، 2/306، حدیث:2989)

## صَدَقہ یعنی؟

یہاں ”صَدَقے“ سے مراد ”صدقے کا ثواب مِلنا“ ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ہر بھلائی صَدَقہ ہے۔(بخاری، 4/105، حدیث:6021) شرحِ حدیث: یعنی صَدَقہ صرف مال ہی سے نہیں ہوتا بلکہ ہر مَعمولی (یعنی چھوٹی سے چھوٹی) نیکی (بھی) اگر اِخلاص سے کی جائے تو اُس پر صَدَقے کا ثواب ملتا ہے حتّٰی کہ مسلمان بھائی سے میٹھی اور نَرم باتیں کرنا بھی صَدَقہ ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 3/95)

## نیکی کی دعوت فوراً دیجئے

ایسی کوئی بھی فائدہ مند بات تَرک نہ کرے (یعنی اَدھوری نہ چھوڑے) جس کے متعلّق جانتا ہو کہ حاضرین اُس کیلئے دوسری مَجلس (یعنی نِشَست) کے محتاج (یعنی ضرورت مند) ہوں گے (اَلْغَرَض فوراً پوری بات بتادے، یہ نہ کہے کہ باقی آئندہ بتاؤں گا) کیونکہ (بتانے والے کا اور جس کو بتانا ہے اُس کے) دوسری مجلس تک زندہ رہنے کا کوئی بَھروسا نہیں۔

(اصلاحِ اعمال، ص360-الحدیقۃ الندیۃ، 1/95)

## سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب اچّھے اخلاق والے ہوں گے

صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا جابر رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”بیشک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے نزدیک تَر وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے زیادہ اچّھے اَخلاق والے ہیں اور تم میں سے مجھے



www.dawateislami.net

سب سے زیادہ ناپسند اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بُرے اخلاق والے ہیں، جو زیادہ باتیں کرنے والے منہ پھٹ، باچھیں کھول کر اور منہ بھر کر باتیں کرنے والے ہیں۔" (شعب الایمان، 6/234، حدیث:7989)

## اچّھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ اچھے اَخلاق والا آدمی اکثر نیک اعمال زیادہ کرتا ہے گناہ اس سے کم سَرزَد ہوتے ہیں۔ دِیانت داری (یعنی ایمان داری، امانت داری، سچائی)، وعدہ پورا کرنا، مُعامَلات (یعنی لین دَین وغیرہ) کا دُرُست ہونا سب ہی خُوش خُلُقی (یعنی اچھے اَخلاق) میں داخل ہیں۔ اور بد خُلق (یعنی بد اَخلاق لوگ) اکثر بدعَمَل ہوتے ہیں، بدخُلُقی (یعنی بد اخلاقی) خود بھی بد عَمَلی ہے اور بہت سی بدعَملیوں کا ذریعہ۔ جھوٹ، (امانت میں) خِیانت، وعدہ خلافی، بد مُعَامَلگی (یعنی لین دین میں ہیرا پھیری وغیرہ) سب ہی بد اَخلاقی کی شاخیں (BRANCHES) ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/436 ملخصًا)

## سب سے زیادہ نقصان دہ چیز

اے عاشقانِ رسول! زَبان کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ سب سے زیادہ فسادات و نقصانات اسی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن عَبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بار دربارِ رسالت میں عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک و نقصان دہ چیز کسے قرار دیتے ہیں؟ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی زَبانِ مبارک پکڑی پھر فرمایا: "اِسے۔"

(ترمذی، 4/184، حدیث:2418)



www.dawateislami.net

## کان شیشے کی طرح اور فُضُول کلام پتھروں کی مانند ہے

حضرتِ علّامہ عبدُ الوَہّاب شَعْرَانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شیخ افضلُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ کو فرماتے سنا کہ کان شیشے کی طرح اور فضول کلام پتھروں کی طرح ہے، جب بھی اس شیشے میں پتھر پھینکے جائیں تو شیشہ ٹوٹ کر چُورا چُورا ہو جائے گا۔(المنن الکبریٰ، ص547)

## زبان میں ہڈّی نہیں مگر ہڈّیاں تُڑوا دیتی ہے

کہا جاتا ہے: ”زَبان میں ہڈّی نہیں مگر ہڈّیاں تڑوا دیتی ہے، زَبان تلوار نہیں مگر خون بہا دیتی ہے۔“ کسی نے کتنی خوب صورت بات کہی ہے: ”جن باتوں پر جھگڑا کر کے لوگ مَنوں مِٹّی تلے جا سوتے ہیں اُن ہی باتوں پر ہلکی سی مٹّی ڈال کر دنیا میں پُر سکون زندگی گُزاری جا سکتی ہے۔“

## کسی کو گدھا یا خنزیر کہنا

تابِعی بُزُرگ حضرتِ ابراہیم نَخَعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی کو گدھا (DONKEY) یا خنزیر (PIG) کہہ کر پکارے گا تو قیامت کے دن اُس (پکارنے والے) سے پوچھا جائے گا: بتا! کیا میں نے اسے گدھا بنایا تھا؟ بتا! کیا میں نے اسے خنزیر پیدا کیا تھا؟

(احیاء العلوم، 3/200، احیاء العلوم (اردو)، 3/494)

## مسلمان کو بُرے لقب سے پکارنا گناہ ہے

اے عاشقانِ رسول! مسلمان کو بُرے نام سے پُکارنا بحکمِ قرآنی منع ہے۔ اللہ پاک پارہ 26 سُورَۃُ الْحُجُرٰت آیت 11 میں فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ﴾ آسان ترجَمۂ قرآن کَنزُ الْعِرفان: ”اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔“



www.dawateislami.net

معلوم ہوا مسلمان کا بُرا نام رکھنا منع ہے، مُفَسِّرِینِ کرام نے جُدا جُدا اَلفاظ میں اِس آیتِ مُبارکہ کی وضاحت فرمائی ہے، ان میں سے صِراطُ الْجِنان جلد 9 صفحہ 431 تا 432 سے دو وضاحتیں پیشِ خدمت ہیں: ﴿1﴾ بعض عُلَما نے فرمایا: بُرے نام رکھنے سے مُراد کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سؤر کہنا ہے۔ ﴿2﴾ بعض عُلَما نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب (TITLES) مُراد ہیں جن سے مسلمان کی بُرائی نکلتی ہو اور اُس کو ناگوار ہو (لیکن تعریف کے القاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں، جیسے کہ (مسلمانوں کے پہلے خلیفہ) حضرتِ ابو بکر رضی اللہُ عنہ کا لَقَب عَتِیق اور (دوسرے خلیفہ) حضرتِ عمر رضی اللہُ عنہ کا فاروق اور (تیسرے خلیفہ) حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کا ذُوالنُّورَین اور (چوتھے خلیفہ) حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ کا ابوتُراب اور (صحابیِ رسول) حضرتِ خالد رضی اللہُ عنہ کا سَیْفُ اللہ تھا) اور جو اَلقاب گویا کہ نام بن گئے اور اَلقاب والے کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں، جیسے (مشہور محدّثین) اَعمش (یعنی کمزور نظر والا) اور اَعرج (یعنی ایک پاؤں سے معذور) وغیرہ۔
(تفسیر خازن، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:11، 4/170)

## فرشتے لعنت بھیجتے ہیں

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس کسی نے مسلمان کو اس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پُکارا اُس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص525، حدیث8666)

**شرحِ حدیث:** حضرتِ علّامہ عَبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:1031 ہجری) بیان فرماتے ہیں: (”اس کے لئے فَرشتے لعنت کرتے ہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ) مسلمان کو بُرے نام سے پُکارنے والے کیلئے فَرشتے نیک لوگوں کے مقام و مرتبے سے محرومی کی دُعا کرتے ہیں۔



www.dawateislami.net

جب کہ نام کے علاوہ کسی اور لفظ سے پکارنے سے مُراد یہ ہو سکتی ہے کہ ایسے نام (یا لَقَب) سے پکارنا جو اُسے بُرا لگے ہاں اگر ایسے الفاظ سے پکارا جو بُرے نہ لگتے ہوں تو حَرَج نہیں، جیسے "کسی کو اُس کے اصل نام کے بجائے اے عَبدُ اللہ!" (اے بھائی!) وغیرہ کہہ کر پکارنا۔

(فیض القدیر، 6/163، تحت الحدیث:8666 ملخصًا)

## بچّوں سے بھی سچ بولئے

صحابیِ نبی حضرت عَبدُ اللہ بن عامر رضی اللہُ عنہ (اپنے بچپن شریف کا واقِعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک دن ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری امّی جان نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ "ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔" رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (میری امّی جان سے) پوچھا: "تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کی: "میں اسے کھجور دوں گی۔" آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔"

(ابو داؤد، 4/387، حدیث:4991)

## حضرت عبد اللہ بن عامر کا ذکرِ خیر

آیئے! یہ روایت بیان کرنے والے صحابیِ نبی حضرت عَبدُ اللہ بن عامر رضی اللہُ عنہ کے مبارَک حالات سنتے ہیں، آپ کا نام مُبارک: عَبدُ اللہ ابنِ عامر ابنِ کُرَیز، آپ قریشی ہیں، مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ولادت (یعنی BIRTH) کے بعد انہیں سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے ان پر دَم کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے دورِ خلافت میں بَصرے



www.dawateislami.net

اور خُراسان کے گورنر رہے، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ نے آپ کو اس عُہدے پر قائم رکھا، نَہرِ بَصرہ آپ نے ہی کھدوائی، بڑے سخی تھے۔ 57 یا 58 ہجری میں وفات پائی۔ (الاصابہ لابن حجر، 5/14 تا 15)

## مال و مکان دونوں رکھو (واقعہ)

صحابیِ نبی حضرتِ عَبدُ اللہ بن عامر رضی اللہُ عنہ نے تابِعی بُزُرگ حضرتِ خالد بن عُقبَہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے ان کا بازار والا مکان 70 یا 80 ہزار درہم میں خریدا۔ رات ہوئی تو حضرتِ خالد رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر والوں کے رونے کی آواز سنی، تو اپنے گھر والوں سے پوچھا: یہ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مکان کے فروخت (یعنی SALE) ہو جانے کی وجہ سے۔ تو (آپ رضی اللہُ عنہ کا دَریائے سَخاوَت جوش میں آیا اور) اپنے غلام سے فرمایا: اے غلام! حضرت خالد بن عُقبَہ کے پاس جا کر کہو: تم مکان بھی اور اس کی جو رقم طے ہوئی وہ بھی اپنے پاس رکھ لو۔ (شعب الایمان، 7/438، قول نمبر 10887) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## ماں باپ کے نافرمان کی اِصلاح کیسے ہوئی؟

صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرِّضوان کی محبّت بڑھانے، مسلمانوں کے نام بگاڑنے سے بچنے کا ذِہن بنانے اور بچّوں کے ساتھ بھی ہمیشہ سچ بولنے کی عادت اپنانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے قافلوں کے مسافر بنئے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے ایک ماں باپ کے نافرمان نوجوان کی اِصلاح ہو جانے کی ایک "مَدَنی بہار" سنئے اور جھومئے:



www.dawateislami.net

جھنگ، پنجاب کے ایک نوجوان پہلے پہل بے نمازی اور ماں باپ کے نافرمان تھے، یوں یہ اللہ پاک کا بھی اور بندوں کا بھی حق ضائع کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے والد صاحب کی دکان پر ایک رشتے دار ملاقات کے لئے آئے جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے تَعَلُّق رکھتے تھے۔ اس وقت یہ بھی وہاں موجود تھے، ان اسلامی بھائی نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی جو انہوں نے قبول کرلی اور جمعرات کو اجتماع میں شریک ہوگئے۔ انہیں اجتماع میں کچھ ایسا رُوحانی سکون نصیب ہوا کہ پھر باقاعدہ ہر جمعرات کو اجتماع میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا۔ اتنا ہی نہیں، رشتے دار اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کی بدولت انہوں نے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے تین دن کے قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کی۔ قافلے میں عاشقانِ رسول نے انہیں تربیتی کورس کرنے کا ذہن دیا۔ جب یہ قافلے سے گھر لوٹے تو ماں باپ کی نافرمانیوں پر شرمندہ تھے، انہوں نے ماں باپ کے قدموں میں بیٹھ کر روتے ہوئے ان سے معافی مانگی، انہوں نے بھی شفقت کرتے ہوئے انہیں معاف کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ماں باپ سے عرض کی: زندگی بہت تھوڑی ہے، نہ جانے کب ختم ہو جائے! میں جیتے جی علمِ دین سیکھنا چاہتا ہوں، اس طرح کی گفتگو کرکے انہوں نے تربیتی کورس کے لئے ماں باپ کو راضی کرلیا اور اجازت ملنے پر خوشی خوشی اپنا سامان اٹھا کر تربیتی کورس میں شریک ہوگئے جہاں انہیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ ان کی زندگی کا انداز کچھ ایسا بدلا کہ جو پہلے والدین کی نافرمانی کرتے تھے، اب گھر سے نکلنے سے پہلے ان کے قدم چومتے، پھر انہوں نے فرض عُلُوم کورس بھی کیا، بڑھتے بڑھتے انہیں دعوتِ اسلامی کے تنظیمی سیٹ اپ میں یُوسی مُشَاوَرَت کے نگران کی ذِمّے داری بھی



www.dawateislami.net

ملی۔ اللہ پاک انہیں اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اِستِقامت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## بچّوں کو جھوٹا بہلاوا دینا

تابعی بزرگ حضرتِ امام مجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: گفتگو (اَعمال نامے میں) لکھی جاتی ہے حتّٰی کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو چپ کرانے کے لئے کہتا ہے: میں تمہارے لئے فُلاں فُلاں چیزیں خریدوں گا (حالانکہ خریدنے کی نیت نہیں ہوتی) تو اُسے جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

(احیاء العلوم، 3/142، احیاء العلوم (اردو)، 3/350)

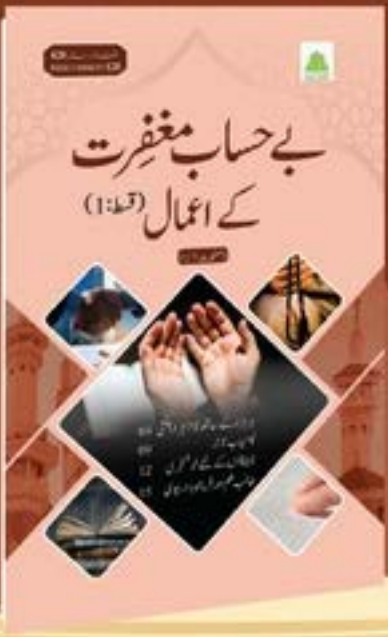
## بچّوں کو پُھسلانے کے لئے محتاط طریقہ اختیار کیجئے

افسوس! آج کل بچّوں کو بہلانے کیلئے بکثرت جھوٹ بولے جاتے ہیں، مثلاً نیت نہ ہونے کے باوجود کہا جاتا ہے: تمہیں کھلونے، جھولا، ٹافیاں، فُلاں بِسکُٹ لا کر دیں گے، فُلاں ڈِش پکا کر کھلائیں گے، فُلاں جگہ سیر کرانے (یعنی گُھمانے پھرانے) لے جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا سچا اللہ اپنے سچّے حبیب کے طُفیل ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم



www.dawateislami.net




978-969-722-857-7